رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۴۴۹

اخبارِ احمدیہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۷۰ | جمعرات ۱۰ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۰ تبوک ۱۳۶۰ ہش ۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۸ تبوک (ستمبر) سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے اور سدا اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ہائی بلڈ پریشر اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مقرر ہے۔ دیگر ایام میں ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

ہر قسم کی ملاقات کے لئے پیشگی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے جس کے لئے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی وساطت سے تحریری طور پر درخواست بھجوانی چاہیئے۔ براہِ کرم پیشگی منظوری حاصل کئے بغیر ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

(حمید احمد کلیم۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

انسانی روح میں عشق و قوتِ محبوبِ حقیقی پیدا کرنے کے لئے ہے

خدا نے انسانوں میں جس مطلب کا ارادہ کیا ہے اس کے لیے تمام قوتیں خود پیدا کر رکھی ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ (البقرہ آیت ۱۶۶)

ترجمہ:- اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ میں سے (اللہ کے) ہمسر بناتے ہیں اور وہ ان سے اللہ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے:-

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ اَحَبَّکَ وَحُبَّ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ وَاجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

اے اللہ مجھے اپنی محبت عنایت فرما اور ایسے لوگوں کی محبت جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور ایسی محبت جو مجھے تیرے قریب کر دے اور تیری محبت مجھے ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز ہو۔

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس:

"خدا نے انسانوں میں جس مطلب کا ارادہ کیا ہے پہلے سے اس مطلب کی تکمیل کے لیے تمام قوتیں خود پیدا کر رکھی ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

خاندان حضرت اقدس میں نکاح کی ایک مبارک تقریب

احباب کرام کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ بنت مکرم پیر معین الدین صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم سید قاسم احمد صاحب ابن مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب حال نائیجیریا بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر مسجد مبارک ربوہ میں مورخہ ۸ اگست ۸۱ء بروز ہفتہ بعد از نماز عصر پڑھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ نکاح ارشاد فرماتے ہوئے بتایا کہ یہ نکاح حضرت مصلح موعود کی نواسی اور نواسے کا ہے۔ واضح رہے کہ مکرم سید قاسم احمد صاحب محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کے صاحبزادے اور مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی صاحبزادی ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر مختصر سا خطبہ بھی ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ نکاح اہم بھی ہے اور ضروری بھی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دولہا اور دلہن اور ان کے رشتہ داروں کو بھی اسلامی تعلیم کے مطابق زندگیاں گزارنے کی توفیق دے۔ حضور نے فرمایا کہ دولہا اور دلہن دونوں کی مائیں میری بہنیں ہیں اس لئے بہت سی دعائیں دل سے نکل رہی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے بعد ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا کہ چونکہ عزیز سید قاسم احمد نائیجیریا میں واقف ٹیچر ہیں اس لئے وہ اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں انھوں نے اپنے والد کو اپنا وکیل مقرر کیا ہے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور ثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین!

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

۱۰ تبوک ۱۳۶۰ ہش

حق اور باطنی کشش کی کرشمہ سازی

جب معاشرہ میں فساد اور بگاڑ انتہا کو پہنچ جائے اور لوگوں کی اصلاح کرنا مقصود ہو تو پھر اس کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اس امر کی کہ اصلاح کا فریضہ سرانجام دینے والے حق کے حامل ہوں۔ دوسرے اس امر کی کہ ان میں ایسی کشش موجود ہو کہ اپنے اندر سعادت کا مادہ رکھنے والے ان کی طرف بے اختیار کھنچے چلے آئیں اور حق کو قبول کرنے کے بعد ان کے عملی نمونہ سے متاثر اور تربیت باطنی کی طرف مائل ہو کر وہ خود اپنی زندگیوں میں تبدیلی پیدا کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

یہ دونوں باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو اصلاح خلق کے کام پر مامور کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے تسلی دی کہ آپؐ حق پر قائم ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے لوگوں کی اصلاح میں مشغول ہو جائیں چنانچہ فرمایا:۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝ (النحل آیت ۸۰)

ترجمہ:۔ پس اللہ پر توکل کر تو یقیناً ایک مدلل حق پر قائم ہے۔

اور جہاں تک باطنی کشش کا تعلق ہے اللہ تعالےٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

(الاحزاب آیات ۴۶، ۴۷)

ترجمہ:۔ اے نبی! ہم نے تجھ کو (اپنی ہستی پر) گواہی دینے والا اور (مومنوں کو) بشارت دینے والا اور (منکرین کو) ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اسی کے حکم سے بلانے والا اور (عملی نمونہ سے اپنی طرف کھینچنے والا) روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حق اور کشش کے بغیر اصلاح خلق کا کام ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے لئے محض حق کا حامل ہونا ہی کافی نہیں ہوتا۔ حق کی تلقین میں اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب تلقین کرنے والے خود حق کا عملی نمونہ پیش کرنے کی وجہ سے باطنی کشش کے حامل ہوں چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ دونوں باتیں بدرجہ اتم موجود تھیں اس لئے آپؐ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں ایسا انقلاب عظیم برپا کر دکھایا کہ تاریخ جس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپؐ جب مبعوث ہوئے تو آپ کی قوم کے افراد اپنی اعتقادی اور عملی خرابیوں کی وجہ سے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کے مصداق بنے ہوئے تھے۔ آپؐ نے انہیں درجہ بدرجہ جانوروں سے انسان، انسانوں سے با اخلاق انسان، با اخلاق انسانوں سے باخدا انسان اور باخدا انسانوں سے خدانما انسان بنانے کا محیر العقول کارنامہ سرانجام دیا۔ وہ خاک میں پڑے رُل رہے تھے۔ آپؐ نے انہیں خاک سے اٹھا کر ثریا تک پہنچا دیا۔ وہ جو حدیث النفس کے پیرو تھے۔ ان میں آپؐ نے روحانی رفعتیں طے کرنے کی ایسی اہلیت پیدا کی کہ انہیں خدا تعالےٰ سے ہمکلام کرا دیا۔ یہ سب کرشمہ سازی تھی حق اور آپؐ کی باطنی کشش کی۔ سیدنا حضرت اقدس حق اور کشش کی اس کرشمہ سازی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب غور کرنا چاہیئے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ کیا چیز تھی جس سے ان لوگوں (یعنی صحابہ کرامؓ) کو اپنا ایسا گرویدہ بنا لیا کہ وہ اپنی جانیں دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ وہ اپنے تمام دنیوی مفاد اور منافع اور تمام قومی اور ملکی تعلقات قطع کرنے کے لئے آمادہ ہوئے، نہ صرف آمادہ بلکہ انہوں نے قطع کر کے اور اپنی جانیں دے کر دکھا دیا کہ وہ آپؐ کے ساتھ کس خلوص اور ارادت سے ہوئے تھے۔ بظاہر آپؐ کے پاس کوئی مال و دولت نہ تھا جو ایک دنیا دار انسان کے لئے تحریص اور ترغیب کا موجب ہو سکے۔ خود آپؐ نے یتیمی میں ہی پرورش پائی تھی تو آپؐ اوروں کو کیا دکھا سکتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ بے شک آپؐ کے پاس کوئی مال و دولت اور دنیوی تحریص و ترغیب کا ذریعہ نہ تھا اور ہرگز نہ تھا آپؐ کے پاس دو زبردست چیزیں تھیں جو حقیقی اور اصلی طور پر مؤثر اور جاذب ہوتی ہیں وہی آپؐ نے پیش کیں اور انہوں نے ہی دنیا کو آپؐ کی طرف کھینچا وہ دو چیزیں تھیں حق اور کشش۔

"یہ دو چیزیں ہی ہوتی ہیں جن کو انبیاء علیہم السلام لے کر آتے ہیں۔ جب تک یہ دونوں موجود نہ ہوں انسان کسی ایک سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ دوسروں کو پہنچا سکتا ہے۔ حق ہو کشش نہ ہو کیا حاصل؟ کشش ہو لیکن حق نہ ہو اس سے کیا فائدہ؟ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے دیکھے گئے ہیں اور دنیا میں موجود ہیں کہ ان کی زبان پر حق ہوتا ہے مگر دیکھا گیا ہے کہ وہ حق مفید اور مؤثر ثابت نہیں ہوتا کیوں؟ وہ حق صرف ان کی زبان پر ہے۔ اور دل اس سے آشنا نہیں اور وہ کشش جو دل کی قبولیت کے بعد پیدا ہوتی ہے ان کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے وہ جو کچھ کہتے ہیں جس اوپرے دل سے کہتے ہیں اسی طرح سے ان کا اثر ہوتا ہے۔

"سچی کشش، حقیقی جذب اور واقعی تاثیر اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ اس حق کو جسے وہ (یعنی ایک حق گو) بیان کرتا ہے نہ صرف آپ قبول کرے بلکہ اس پر عمل کر کے اس کے چمکتے ہوئے نتائج اور خواص کو اپنے اندر رکھتا ہو۔ جب تک انسان خود سچا ایمان ان امور پر جنہیں وہ بیان کرتا ہے نہیں رکھتا اور سچے ایمان کے اثر اعمال سے نہیں دکھاتا وہ ہرگز مؤثر اور مفید نہیں ہوتے وہ باتیں صرف بدبودار ہونٹوں سے نکلتی ہیں اور دوسروں کے کان تک پہنچتے ہیں اور بھی بدبودار ہو جاتی ہیں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ظالم و سفاک لوگ حق کا یوں بھی خون کرتے ہیں کہ چونکہ اس کے برکات اور درخشاں ثمرات ان کے ساتھ نہیں ہوتے اس لئے سننے والے محض خیالی اور فرضی باتیں سمجھ کر ان کی پروا بھی نہیں کرتے اور یوں دوسروں کو محروم کر دیتے ہیں

"غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وہ شخص جو دنیا کی اصلاح اور بہتری کا مدعی ہے جب تک اپنے ساتھ حق اور کشش نہ رکھتا ہو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور وہ لوگ جو اس کی بات کو جو کشش اور حق رکھتا ہو توجہ اور غور سے سنتے وہ بھی اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴)

سرکارِ دو عالم

مخلوق کے سردار ہیں سرکارِ دو عالم
اللہ کے دلدار ہیں سرکارِ دو عالم

یہ دونوں جہاں آپؐ کی خاطر ہی بنے ہیں
کونین کے مختار ہیں سرکارِ دو عالم

چاند اور ستاروں نے لیا نور ہے جس سے
وہ منبعِ انوار ہیں سرکارِ دو عالم

ہے فقر سے الفت تو غریبی سے محبت
نادار کے غمخوار ہیں سرکارِ دو عالم

اسلام کے انوار سے روشن ہے زمانہ
اسلام کے انوار ہیں سرکارِ دو عالم

ہو جائے مجھے خواب میں دیدارِ محمدؐ
اک حسن کا شہکار ہیں سرکارِ دو عالم

جو دشمنِ خونخوار تھا اس کو بھی دعا دی
رحمت کے طلبگار ہیں سرکارِ دو عالم

سرکارؐ ہیں اک نور کا گلدستہ خوشبو
رحمان کا گلزار ہیں سرکارِ دو عالم

جو شخص طلبگار ہے اے شوق خدا کا
اس کے ہی طلبگار ہیں سرکارِ دو عالم

عبدالمجید شوق لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

مرتبہ
مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد
مبلغ
مقیم انڈونیشیا

• محترم وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید کا دورہ انڈونیشیا
• تین نئی مساجد کا افتتاح • تبلیغی و تربیتی جلسے
(۱۳۵) افراد کا قبول احمدیت

انڈونیشیا میں جملہ مبلغین کی اس سال کی دوسری سہ ماہی (اپریل سے جون) کی مساعی کا خلاصہ اختصاراً پیش خدمت ہے۔ تاکہ قارئین مبلغین کے لئے نیز ان کی مساعی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

۱۔ مکرم محمود احمد صاحب چیمہ رئیس التبلیغ جن کے ذمہ براہ راست مبلغین کے کام کی نگرانی بھی ہے اور ان کا ہیڈ کوارٹر انڈونیشیا کے دارالخلافہ جاکرتہ میں ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ اس عرصہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر و وکیل الاعلیٰ کی انڈونیشیا میں آمد پر ان کی ہدایات کو عملی جامہ پہنایا گیا نیز دفتری کام کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں ۱۹۹۰ خطوط کی آمد ہوئی اور ۳۶۱ خطوط کے جوابات دئیے گئے ہر روز احمدی اور غیر از جماعت احباب سے ملاقات کی جاتی ہے اور حسب حال ان کے مسائل کے جوابات دئیے جاتے ہیں۔ مسجد میں ہر ہفتہ حدیث مشکوٰۃ اور کشتی نوح کا درس دیا جاتا ہے۔ نیز ہر ماہ دو دفعہ نماز تہجد کا مسجد میں انتظام ہے جس میں مرد اور عورتیں کثرت سے شامل ہوتے ہیں۔ نماز تہجد کے بعد درس کتب حضرت اقدس دیا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں مختلف ہسپتالوں اور گھروں میں جاکر مریض احباب کی تیمارداری کی گئی۔ خطبات جمعہ میں مناسب حال نصائح اور ہدایات بیان کی گئیں اس عرصہ میں باقاعدگی سے مطالعہ جاری رہا۔ روزانہ صبح کی نماز کے بعد خدام کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ خدام کے ساتھ وقار عمل میں شرکت کی ۳۰ مئی کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ کا استقبال کیا اور ۳۱ مئی کو مسجد ہدایت جاکرتہ میں آپ کے خطاب کے سلسلہ میں جملہ انتظامات کئے ۳ جون کو محترم وکیل التبشیر صاحب کے ساتھ مع دیگر ارکان قافلہ "بالی" Bali کے دورہ میں شرکت کی اور چھ جون کو واپسی ہوئی۔ ۸ جون کو آپ بوگر۔ چیانجور۔ بانڈونگ۔ گاروت مانس لور۔ وانا سگرا۔ سنگاپرنا۔ تاسک ملایا کے دورہ پر تشریف لے گئے اس دورہ میں بھی خاکسار محترم وکیل التبشیر صاحب کے شریک سفر رہا اور آپ کے ارشادات اور ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آپکی ہدایات کو نوٹ کرتا رہا نیز ۲ جولائی تک آپ کے دورہ کے انتظامات اور میٹنگز وغیرہ کے سلسلہ میں (علاوہ روزمرہ کے دفتری امور کے) مشغولیت رہی۔ اس سہ ماہی میں تمام مبلغین اور احباب جماعت کے ذریعہ یکصد پینتیس ۱۳۵ احباب نے احمدیت قبول کی الحمدللہ۔

۲۔ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب جن کا ہیڈ کوارٹر بانڈونگ (جاوا) میں ہے تحریر کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں تین ماہ کی رخصت گذارنے کے بعد اپریل کے وسط میں واپس آئے ہیں۔ نیز لکھا ہے۔

"یہاں آنے کے بعد خاکسار نے اردگرد کی جماعتوں کا دورہ کرکے ربوہ میں جلسہ سالانہ اور مجلس شوریٰ کے ایمان افروز حالات و واقعات سنائے۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں چار جماعتوں میں اسراء و معراج کے جلسے ہوئے جن میں خاکسار نے اسراء و معراج کی حقیقت بیان کی۔ ان جلسوں میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوتے رہے۔ اس عرصہ میں خدام الاحمدیہ کی دس مجالس کے عہدیداروں کا اجتماع ہوا۔ جس میں خاکسار نے خطاب کیا۔ نیز مجلس بانڈونگ اور مجلس چی ماہی کے خدام و ناصرات نے ایک پہاڑی مقام بانی جایا Banijaya پر پکنک کی جس میں خاکسار نے شمولیت کرکے ان کے پروگراموں میں حصہ لیا۔

۸ مئی کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر دورہ پر بانڈونگ تشریف لائے۔ آپ کے دورہ اور استقبال کے سلسلہ میں عہدیداروں کی پانچ دفعہ میٹنگ ہوئی جس میں خاکسار نے شرکت کی اور جملہ انتظامات میں مشورہ دیا۔ آپ کی آمد پر چی آنجور میں استقبال کیا گیا۔ مکرم نارائتو ما صاحب نے آپ کی آمد پر استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ جس کا آپ نے جواب دیا۔ اس کے بعد سب کے ساتھ مصافحہ اور اجتماعی دعا ہوئی۔ مستورات نے محترمہ بیگم صاحبہ کے ساتھ مصافحہ اور ملاقات کی اس عرصہ میں خاکسار محترم وکیل التبشیر صاحب کے ساتھ مانس لور۔ گاروت۔ وانا سگرا۔ سنگاپرنا۔ تاسک ملایا کے دورہ میں شمولیت کی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس دورہ میں سنگاپرنا کی مسجد اور مانس لور میں ہال کا افتتاح فرمایا اور ہالی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا فرمودہ اینٹ نصب فرمائی اس کے بعد آپ چی پاونگ تشریف لے گئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں سات افراد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ"

۳۔ محترم میاں عبدالحی صاحب مبلغ پاڈانگ نے اپنی رپورٹ میں تحریر کیا ہے کہ اس عرصہ میں اپنے حلقہ میں "یوم ۲۲ مارچ" "یوم قدرت ثانیہ" "اسراء معراج" کے جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔ جن میں خاکسار کے علاوہ لوکل مبلغ مکرم ذوالکفلی۔ مکرم شریف صاحب صدر جماعت پاڈانگ۔ مکرم زین العزیز اور منصور لوتن صاحب اور مکرم محی الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ ان جلسوں میں کثرت کے ساتھ غیر از جماعت احباب شامل ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ خاکسار نے PAKAN BARN میں ایک "ریلی" میں ایک سو سے زائد طلباء میں اسراء و معراج پر تقریر کی۔ اور ان میں بیان فرمودہ پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔

اس عرصہ میں خاکسار نے مغربی اور شمالی جاوا اور ۸۸/۸۷ میں ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۲ء تک کے جماعتی عہدیداروں کے مقامی اور صوبائی انتخابات کروائے۔ لجنہ اماء اللہ پاڈانگ کی تبلیغی کلاس میں خاکسار نے دیگر اساتذہ کے ساتھ پڑھایا اور قرآن کریم کی تیس سورتوں کے نام لجنہ کو زبانی یاد کرائے۔ اسی طرح لجنہ کی دو میٹنگوں میں تربیتی اور تبلیغی لیکچر دیا۔

اس عرصہ میں سٹیٹ اسلامک یونیورسٹی (الجامعۃ الاسلامیہ الحکومۃ) پاڈانگ کے ریکٹر سے ملاقات کی ان کی دلچسپی کے باعث تین بار بعد میں بھی ان سے ملاقات کی اور مرکز سے کتب منگوا کر ان کو مطالعہ کے لئے دیں۔ اس عرصہ میں میدان یونیورسٹی کے ریکٹر سے بھی مکرم نیبون محمود صاحب صدر جماعت احمدیہ میدان کی معیت میں ملاقات کی جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

اس عرصہ میں JUANG ہال میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں دو سو احباب نے شرکت کی اور ان میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوست تھے یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب ہوا۔ بعد میں سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا اور کسر صلیب کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر کئی دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ ان کو مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی تشریف آوری پر کئی ایک میٹنگز میں حصہ لیا۔ آپ کا پاڈانگ میں خطبہ جمعہ کا ترجمہ کیا اور استقبالیہ تقریر کو اپنے الفاظ میں پیش کیا۔

۴۔ مکرم سفنی ظفر احمد صاحب مبلغ تاسک ملایا تحریر کرتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کے علاقہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیس ۲۰ سے زیادہ افراد بیعت کرکے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ الحمدللہ۔

محترم وکیل التبشیر صاحب کی آمد سے قبل خاکسار نے مکرم پریذیڈنٹ صاحب و سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ تاسک ملایا کی معیت میں جناب ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی اور ان کو عقائد جماعت احمدیہ سے تعارف کرایا۔ اس موقعہ پر ڈپٹی کمشنر صاحب کے علاوہ لیفٹیننٹ کرنل رامی صاحب اور یہاں کی ہائی کورٹ کے چیف بھی حاضر تھے۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں خاکسار محترم وکیل التبشیر کی آمد کے متعلق انتظامات میں مشغول رہا۔

محترم وکیل التبشیر صاحب نے میرے علاقہ میں دو بڑی مسجدوں اور ایک بڑے ہال کا افتتاح فرمایا۔ اس عرصہ میں تبلیغی اور تربیتی امور سرانجام دینے کے علاوہ خاکسار معلمین کی کلاس کے انتظامات میں بھی مصروف رہا۔

۵ مکرم سیوطی عزیز صاحب از تاسک ملایا (مغربی جاوا) تحریر کرتے ہیں کہ ستمبر ۸۰ء سے خاکسار کو مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے معلمین کلاس تاسک ملایا میں بطور استاد مقرر فرمایا ہے۔ اس وجہ سے تبلیغی کاموں میں زیادہ حصہ نہیں لے سکا۔ صرف تعلیمی اور تربیتی کاموں میں مصروف ہوں۔ روزانہ سوا سات بجے سے لے کر سوا بارہ بجے تک معلمین کلاس میں حاضر رہتا ہوں اور تاریخ اسلام و احمدیت اور فقہ پڑھاتا ہوں۔ یہ کلاس ایک سال کے لئے جاری کی جاتی ہے۔ اس میں اس وقت آٹھ خدام پڑھتے ہیں۔ اس کلاس سے فارغ ہونے والے طلباء معلم کا کام کریں گے۔ اس کلاس میں قرآن کریم۔ حدیث۔ صرف۔ نحو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موازنہ مذہب۔ اور علم کلام پڑھایا جاتا ہے اس کے علاوہ جنرل نالج بھی پڑھایا جاتا ہے اور ہر ہفتہ خدام و ناصرات کو احمدیہ ہال تاسک ملایا میں دینی معلومات پڑھاتا ہوں اور ہر اتوار کو بمقام مسجد مبارک احباب جماعت کی تربیت کے سلسلہ میں درس قرآن کریم۔ درس حدیث اور کتب حضرت اقدس کا درس دیتا ہوں۔ ہر منگل کو بعد نماز مغرب طلباء کو تقریر کرنے کی مشق کرواتا ہوں۔

مورخہ ۱۰ر جون کو پارلیمنٹ ہاؤس تاسک ملایا میں مکرم کمشنر صاحب مجلس علماء کے چیئرمین۔ محکمہ مذاہب کے انچارج۔ پولیٹکل پارٹی کے لیڈر سے ملاقات کی اور ان کو لٹریچر دیا اور جماعت احمدیہ کے متعلق سوال و جواب ہوئے یہ ملاقات بہت کامیاب رہی۔ اساتذہ اور طلباء سے انفرادی طور پر بھی ملاقات ہوتی رہتی ہے۔

اس عرصہ میں تین دفعہ تبلیغی جلسے ہوئے ۹ر مئی کو بانجر نگار میں ۲۳ر مئی کو احمدیہ ہال تاسک ملایا میں اور ۲۴ر جون کو مسجد احمدیہ گاروت میں اسراء و معراج کے جلسے منعقد ہوئے ہر سہ مواقع پر غیر از جماعت احباب۔ اساتذہ و طلباء شامل ہوتے رہے۔ اور جلسہ کے بعد دوستوں کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

۶۔ مکرم حسن بصری صاحب لوکل مبلغ جاکرتہ تحریر کرتے ہیں کہ وہ سنٹرل مشن جاکرتہ میں متعین ہیں جہاں وہ مکرم رئیس التبلیغ صاحب کے ساتھ دفتری امور سرانجام دیتے ہیں اور روزانہ خطوط کے جوابات تیار کرتے ہیں۔ روزانہ صبح ۸ بجے سے دو بجے تک حاضر رہتے ہیں۔ خطوط کے علاوہ ملکی اخبارات کے تراشوں کا اردو ترجمہ مرکز میں بھجواتے ہیں۔ اسی طرح الفضل کی بعض اہم خبروں اور دوسرے رسائل کے بعض اہم مضامین یا اقتباسات کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کر کے ملکی بلیٹن یا رسائل کو بھجوایا جاتا ہے۔

ہر اتوار کو بوگر کی جماعت میں جو کہ جاکرتہ سے ۶۰ کلومیٹر ہے درس دینے کے لئے جاتا ہوں ۲۶۔ اپریل کو ایک احمدی کے گھر میں جلسہ منعقد ہوا جس میں ۶۰ سے زیادہ افراد شامل ہوئے۔ غیر از جماعت بھی نصف کے قریب تھے۔ اس جلسہ میں خاکسار نے بیعت کی ضرورت اور عقائد جماعت احمدیہ بیان کئے۔ جلسہ کے آخر پر چھ افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ

بوگر سے باہر ایک قصبہ میں جلسہ معراج و اسراء منعقد ہوا۔ اس میں احمدی احباب کے علاوہ ۲۸ افراد غیر از جماعت شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب نے معراج و اسراء کے واقعات مختصراً بیان کئے جس کا ترجمہ خاکسار نے انڈونیشین زبان میں کیا۔ آپ کے بعد خاکسار نے معراج و اسراء کی پیش گوئیوں کا خلاصہ احباب کو بتایا اور بتایا کہ معراج و اسراء جسمانی نہیں بلکہ روحانی تھا۔ مورخہ ۱۷ر مئی کو جماعت احمدیہ لوی سا ڈنگ (LEWI SADING) میں جو بوگر سے ۲۰ کلومیٹر پر ہے اور ۲۸ر مئی کو سینگ برانگ میں اسراء معراج کے جلسوں میں شرکت کر کے تقریریں کیں۔ جاکرتہ میں مختلف مقامات پر مغرب تا عشاء قرآن کریم کا درس دیتا ہوں۔

مورخہ ۲۶ر جون کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مسجد ہدایت میں خطبہ دیا اور خاکسار نے لفظ بلفظ آپ کا خطبہ انڈونیشین زبان میں ترجمہ کیا۔ اس طرح آپ کی الوداعی تقریر کا بھی جو آپ نے مورخہ ۲۸ر جون کو فرمائی خاکسار نے انڈونیشین زبان میں ترجمہ کیا۔

۷۔ مکرم ذوالکفلی لوبس ایس۔ اے صاحب لوکل مبلغ سماٹرا بارات اپنی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ اس عرصہ میں کتب سلسلہ اور تفاسیر کا مطالعہ جاری رہا ہے۔ اس عرصہ میں خدام کی ایک ہفتہ کی تربیتی کلاس ہوئی۔ اس میں ان کو پڑھایا اور تربیتی لیکچر دیئے۔ نیز اس عرصہ میں مندرجہ ذیل جماعتوں کی تاریخ لکھ کر جاکرتہ ارسال کی۔ جماعت احمدیہ سالوک۔ جماعت تالنگ، جماعت احمدیہ بکی تنگی (BUKITTINGGI) جماعت احمدیہ باتو سانکر (BATU SANKAR) جماعت لورہ اینگو (LOO RAH INGU) جماعت ساواہ لنتو (SAWAH LUNTO) اس عرصہ میں باتنگ مارنگین میں تین بیعتیں ہوئیں اور پھر وہاں ایک نئی جماعت قائم ہوگئی۔ یہاں عہدہ داروں کا انتخاب کروایا گیا اور جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔ جماعت احمدیہ پاکان بارو کی میٹنگ میں شرکت کی۔ اس عرصہ میں قدرت ثانیہ اور اسراء معراج کے بارہ میں جلسے کئے گئے۔ بیماروں کی تیمارداری کی۔ محترم وکیل التبشیر صاحب کی آمد پر تمام انتظامات میں حصہ لیا۔ اس عرصہ میں سولہ افراد تک جاکر احمدیت کا پیغام پہنچا کر انہیں مطالعہ کے لئے کتب دیں۔ مذہبی امور کے سرکاری افسر کو چار کتابیں مطالعہ کے لئے دیں۔ ایک دوست کیپٹن محمد علی کے ساتھ دو گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ خدام اور اطفال کو نماز سکھائی اور غلطیوں کی اصلاح کی

۸۔ مکرم ایچ۔ ایم یکصری حسن صاحب مبلغ لوکل "چیامس" اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ خاکسار مقامی جماعت میں تربیت و اصلاح اور تبلیغ کے علاوہ ہر ہفتہ اور جمعرات کو مبلغین کلاس کو پڑھانے کے لئے چیامس سے تاسک ملایا جاتا ہے جو کہ پندرہ میل دور ہے۔ اس عرصہ میں اپنے حلقہ میں خطبات جمعہ و نکاح کے علاوہ تربیتی لیکچر بھی دیئے ہیں اور تین بیعتیں ہوئی ہیں۔

۹۔ **مکرم ڈی آن سوڈی آنہ مسکا** معلم جماعت احمدیہ گنڈرونگ GONDRONG تحریر کرتے ہیں کہ ماہ جنوری سے اپریل تک روزانہ وہ انصار۔ لجنہ۔ خدام و اطفال کو تربیتی امور نماز مغرب کے بعد پڑھاتے اور سکھاتے ہیں اور اس میں روزانہ تقریباً ۲۰ انصار اور ۱۵ خدام و اطفال شامل ہوتے ہیں۔

نماز تہجد میں جو ہر ماہ ایک دفعہ ہوتی ہے ۶۰ افراد کی حاضری ہوتی ہے۔ جمعہ کے روز خاکسار مسائل و تربیتی امور بیان کرتا ہے۔

۱۰۔ **مکرم ہدایت اللہ صاحب** مبلغ لوکل بانڈونگ تحریر کرتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں سرسری ملاقاتوں کے علاوہ بیس افراد کو باقاعدہ احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس عرصہ میں اطفال و بنات کو قرآن کریم پڑھایا جاتا رہا اور خطبات میں تربیتی امور بیان کئے جاتے رہے۔ ایک دوست کے ساتھ وفات مسیح ناصری پر مفصل گفتگو ہوئی اور بعض معزز غیر از جماعت احباب کو مطالعہ کے لئے کتب دی گئیں۔ اس عرصہ میں مسجد مبارک میں درس قرآن کریم دیا۔ جماعت کی میٹنگز میں شرکت کی۔ بعض ذیلی جماعتوں کا دورہ کیا اور اس عرصہ میں مریضوں کی عیادت بھی کی گئی۔

۱۱۔ **مکرم محمد طاہر احمد صاحب** لوکل مبلغ منادو (سلاویسی) تحریر کرتے ہیں کہ اس عرصہ میں انہوں نے تین جماعتوں ۱۔ موتو بوئی بسار (MOTOBOI BESAR) ۲۔ منادو (MANADO) ۳۔ کوناروم (KONAROM) کا تین دفعہ دورہ کیا ہے۔ تینوں جگہ جمعہ کے خطبات دیئے اور ان میں اسلامی تعلیم اور ارکان اسلام اور ارکان ایمان پڑھنے اور جاننے کی تلقین کی۔ اس عرصہ میں جماعتوں میں سالانہ انتخاب کروائے۔ لجنہ کے اجلاس میں شرکت کی اور ان کو اپنے فرائض کے سمجھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس عرصہ میں جماعت کو چندوں کی ادائیگی نیز چندہ تحریک جدید کے وعدے ادا کرنے کی تاکید کی۔ اطفال و ناصرات کو قرآن کریم پڑھایا گیا۔ اسراء و معراج کے جلسے کئے گئے۔ نیز مکرم عثمان علوی صاحب کے مکان پر غیر از جماعت دوستوں کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں بہت سے غیر از جماعت احباب تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

۱۲۔ **مکرم محمد احمد صاحب** لوکل مبلغ مدیون (MADIUN) تحریر کرتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ اپریل تا جون انہوں نے اپنے حلقہ میں قریباً تین صد احباب کو احمدیت کا پیغام پہنچایا اور ۱۹۴ کی تعداد میں کتب و پمفلٹ تقسیم کئے اس عرصہ میں دو افراد بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اس عرصہ میں درس کا اور بچوں کا تعلیم القرآن کا کام جاری رہا ہے۔ روزانہ بارہ سے سولہ بچوں کو قرآن کریم پڑھاتا ہوں۔ ہر روز شام کو تربیتی تقریر کرتا ہوں یا تفسیر القرآن پڑھ کر سناتا ہوں۔ خطبات میں جماعت کے سامنے تربیتی اور اصلاحی امور بیان کرتا ہوں اور بدعات سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جماعت کے دوستوں کو جماعتی امور سے آگاہ کرتا ہوں۔

۱۳۔ **مکرم محفوظ صاحب** لوکل مبلغ پنیائے ران (شمالی چانجر) تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حلقہ پنیائے ران (PANYAI RAN)۔ میں درس دیا جس میں بہت سے غیر از جماعت شامل ہوئے اور ایک آدمی نے وہیں بیعت کر لی۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کے عہدہ داروں سے ملاقات کر کے ان کو پیغام پہنچایا۔ چندہ تحریک جدید کی تحریک کی۔ اطفال اور ناصرات کی تربیت و اصلاح کے سلسلہ میں ان کو پڑھایا گیا۔ نیز جماعت چی بر (CIBEBER) میں درس دیا۔ جماعت تلاگے ساری (TALAGA SARI) نے مسجد کی دوبارہ تعمیر کی۔ چی کارت (CIKART) میں ایک بیعت ہوئی۔ دو آدمی اور بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں اور تیرہ عدد افسران (ڈی۔ سی۔ جج صاحب۔ پولیس آفیسر۔ ملٹری آفیسرز۔ تحصیلدار اور مذہبی امور کے افسران) کو مل کر مطالعہ کے لئے کتب دی گئیں۔

۱۴۔ **مکرم محمد صالح احمدی صاحب** لوکل مبلغ لومبک تحریر کرتے ہیں کہ وہ اپنے حلقہ میں تبلیغ اور تربیتی امور کے علاوہ روزانہ بچوں کو پڑھاتے ہیں اور جماعت میں درس دیتے ہیں اطفال و ناصرات کو قرآن شریف پڑھاتے ہیں اس عرصہ میں گورنمنٹ کے ملازمین میں لٹریچر تقسیم کیا۔ گاؤں میں اور گاؤں سے باہر دوستوں کے گھروں میں چکر لگا کر ان کو بیدار کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔

۱۵۔ **مکرم عابدین صاحب** لوکل مبلغ چیکالانگ کولان تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنے حلقہ کا دورہ کیا ہے اور لٹریچر تقسیم کیا ہے۔ نیز ایک گاؤں چیٹا میانگ کا دورہ کیا ہے جو پہاڑ کے اوپر واقع ہے۔ وہاں لوگوں کو کتابیں دیں اور لٹریچر تقسیم کیا۔ اس عرصہ میں اپنے حلقہ میں درس دیتا رہا اور اطفال و ناصرات کو قرآن کریم پڑھاتا ہوں۔ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں دو دفعہ تقریر کی ہے اور اپنے حلقہ کے عہدیداروں کا انتخاب کروایا ہے۔ مریضوں کی عیادت کی ہے نیز اس عرصہ میں گونکر گاؤں کے معززین کو لٹریچر دیا اور اسی طرح پولیس اور آرمی کے افسران کے ساتھ ملاقات کی۔ چار جگہ پر خدام کی میٹنگ میں شرکت کی۔ اس عرصہ میں اسراء و معراج کے جلسوں میں تقریر کی۔ مانس میں اسراء و معراج کے جلسہ میں ۹۳ احباب نے شرکت کی جن میں غیر از جماعت اصحاب بھی شامل تھے۔

اخبار "بانڈونگ پوس" میں ایک خبر یوں شائع ہوئی۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ نزول القرآن

باقی صفحہ ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء کا مقصدِ بعثت

روحانی انقلاب بپا کرنا ہوتا ہے

مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد

نبیوں کا مقصدِ بعثت اللہ تعالیٰ کی توحید کا قیام ہے۔ فرمایا:

"وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ"

(النحل ع ۵)

یہ مقصد عقائد کی صحت، دلوں کی پاکیزگی نورانیت اور اصلاح سے تعلق رکھتا ہے۔ انبیاء کسی مادی انقلاب کے علمبردار نہیں ہوتے۔ وہ ایک روحانی دنیا بسانے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ وہ دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ ایک گناہ سوز زندہ یقین پیدا کر کے روحانی انقلاب بپا کرتے ہیں۔ ان کا اصل مقابلہ شیطانی خیالات اور بُرے اعمال سے ہوتا ہے۔

تاریخ مذاہب میں ایک مثال بھی ایسی موجود نہیں کہ کسی نبی نے مبعوث ہونے کے ساتھ ہی برسرِ اقتدار حکومت سے از خود جنگ شروع کر دی ہو۔ نبیوں میں سے جملہ کمالات کے جامع نبی، رسولوں میں سب سے بڑے رسول اور شریعتوں کے قائم کرنے والے پیغمبروں میں افضل ترین پیغمبر تو ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو اولین و آخرین کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں مگر آپ نے بھی دعویٰ نبوت کے بعد۔ نہ صرف ایک دن نہ دو دن بلکہ پورے تیرہ برس تک مکی زندگی میں قریش مکہ کے مظالم برداشت کئے اور دفاعی جنگ بھی نہ کی اور اپنے صحابہؓ کو بھی صبر کی تعلیم دیتے رہے۔

اس زمانہ کا کتنا دردناک نقشہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان (کفار) کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بیرحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوعِ انسان کے فخر اُن شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے۔ پر انہوں نے آہ نہ کی خدا کے پاک اور مقدس رسولؐ کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں۔ بارہا پتھر مار مار کر خون آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کو دلی انشراح اور محبت سے برداشت کیا اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انھوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گزر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ میں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور خدائے قادر ہوں۔ ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا اور اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن شریف میں اب تک موجود ہے یہ ہے۔

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا۔ وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ۝ اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ۔"

(رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۵-۶۔ روحانی خزائن)

یقیناً رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ غیر مسلم نظاموں اور حکومتوں کے بارے میں جس طرح قیامت تک امت کے لئے نمونہ ہے اسی طرح پہلے سب انبیاء بھی اس نہج پر چلتے رہے کیونکہ وہ سب بھی روحانی عالم میں آفتابِ محمدیؐ سے ہی نور حاصل کرتے تھے۔

قرآن مجید میں حضرت آدمؑ کا شیطان سے روحانی مقابلہ کا تو ذکر ہے مگر کسی مادی مقابلہ کا قرآن مجید میں قطعاً ذکر نہیں۔ حضرت نوحؑ اولُ المرسلین قرار دیئے گئے ہیں۔ انھوں نے بھی اپنے وقت کے کافرانہ نظام سے کوئی مادی ٹکر نہ لی۔ وعظ و نصیحت اور آسمانی نشانوں سے روحانی اصلاح کی دعوت دیتے رہے آخر اِلٰجِ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (القمر ع ۱) کی دردمندانہ دعا سے نصرتِ الٰہی کو جذب کیا اور ان کے دشمن تباہ و برباد ہو گئے۔

حضرت شعیبؑ، حضرت صالحؑ۔ حضرت ہودؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت ذکریاؑ۔ حضرت یحییٰؑ، حضرت لوطؑ، حضرت یونسؑ، حضرت الیاسؑ اور حضرت ایوبؑ کے حالات قرآن مجید میں مذکور ہیں مگر کسی جگہ ان کے کافر حکومتوں سے مقابلہ اور محاربہ کا ذکر نہیں ہر جگہ مباحثہ و مجادلہ کا ہی بیان ہے حضرت لوطؑ کو ان کی قوم نے شہر سے نکالنے کی دھمکی دی۔ اَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ قَرْیَتِکُمْ (اعراف ع ۱۰) مگر وہ ان سے لڑائی شروع نہیں کر دیتے بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔

حضرت شعیبؑ کی قوم کے حکمران لوگ کہتے ہیں۔ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا (اعراف ع ۱۱) کہ اگر تو اور تیرے ساتھی مومن ہمارے مذہب میں واپس نہ آئے تو ہم تمہیں اپنی آبادی سے نکال دیں گے۔ قرآن مجید بتلاتا ہے کہ حضرت شعیبؑ نے ان سے مادی لڑائی شروع نہ کر دی تھی بلکہ ازراہ دلیل فرمایا اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ اور پھر آستانۂ الوہیت پر جھکتے ہوئے دعا مانگی:-

"رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۝ (اعراف ع ۱۱)

اس دعا کے نتیجہ میں آسمانی عذاب سے وہ تباہ کر دیئے گئے۔

حضرت ابراہیمؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت یوسفؑ کا بھی قرآن میں نام لے کر بار بار ذکر آیا ہے مگر کسی جگہ بھی یہ بیان نہیں ہوا کہ انھوں نے حکومتِ وقت سے جنگ کی تھی۔ ابتداءً جنگ کرنا تو رہا ایک طرف ان کا دفاعی جنگ کرنا بھی ثابت نہیں البتہ یہ ذکر ضرور ہے کہ حضرت یوسفؑ نے اپنے وقت کے فرعونِ مصر کی حکومت سے تعاون کیا اور اس کے وزیر مال بنے رہے اور اس کے شاہی قوانین کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"مَا کَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاہُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِکِ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ۔" (یوسف ع ۹)

کہ وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو بھی روک نہ سکتے تھے۔ غرض حضرت یوسف علیہ السلام ایک کافر بادشاہ کے ماتحت انتظامِ سلطنت کرتے رہے۔

حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو ظالم فرعون کی طرف بھجوایا گیا مگر اس سے مادی لڑائی لڑنے کی بجائے یہ ہدایت دی گئی۔

فَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی۔ (طٰہٰ ع ۲)

کہ لڑنا بھڑنا تو درکنار بات بھی نہایت نرمی سے کرنا۔ چنانچہ ان دو اولوالعزم نبیوں نے فرعونِ مصر سے کوئی لڑائی نہ کی دلائل سے قائل کرنے کی کوشش کی۔

حضرت مسیح ابن مریم بنی اسرائیل کے لئے بطور رسول مبعوث ہوئے۔ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (آل عمران ع ۵) اس وقت بنی اسرائیل رومی حکومت کے ماتحت تھی۔ یہودی منتظر تھے کہ مسیحا آ کر رومیوں سے حکومت چھین کر ہمیں دے گا مگر ساری عمر حضرت مسیحؑ نے رومی حکومت سے جنگ کرنے کی بجائے اس کے قوانین کی پابندی کی اور دوسروں کو بھی یہی تلقین کی۔ قرآن کریم نے یہودیوں کے کافر گروہ پر مسیحؑ کے ماننے والوں کے غلبہ کا تو ذکر فرمایا ہے

فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّھِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰھِرِیْنَ (الصف ع ۲)

مگر رومی حکومت سے نہ مسیحؑ کے مقابلہ کا تذکرہ ہے اور نہ جنگ و جدال کا۔ انجیل میں مسیحؑ کا قول ہے:-

"جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو۔"

(لوقا ۲۰/۲۵)

جناب مودودی صاحب نے بھی حضرت مسیحؑ کے متعلق لکھا ہے:-

"اگر ابتداء ہی سے مقابلہ شروع ہو جاتا تو اصل اصلاحی کام بھی نہ ہوتا اور اس کے انجام پائے بغیر حکومت کے مقابلہ میں ہی ناکامی ہوتی۔ اسی لئے انھوں نے حکومت کے ساتھ تصادم کرنے سے انتہائی پہلوتہی کی۔"

(الجہاد فی الاسلام طبع دوم صفحہ ۳۶۶)

اہلحدیث عالم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے حضرت یحییٰؑ اور حضرت مسیحؑ کے بارہ میں لکھا ہے کہ:-

"بتقاضائے حالات و مصلحتِ وقت ان ہر دو پیغمبروں کو سیاسی احکام کے حامل نہیں بنایا گیا اور یہ حضرت مسیحؑ کے اپنے اقرار اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طریق عمل اور تعلیم سے واضح ہے"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۴۴ء)

جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی مدیر "صدق جدید" لکھنؤ لکھتے ہیں:۔

"انقلاب حکومت تینوں انبیاء کرام حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ۔ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام میں سے کسی نے بھی برپا نہ کیا۔ اس کو اہمیت کا درجہ تینوں میں سے کسی نبی نے نہیں دیا ان کے پیش نظر صرف ایک چیز رہتی تھی ردِ شرک و دعوتِ توحید۔"

(اخبار صدق جدید لکھنؤ ۱۱ صفر ۱۳۶۵ھ)

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق واضح لفظوں میں مدیر صدق جدید لکھتے ہیں:۔

"آپ (حضرت مسیح) نے سرے سے حکومت سے ٹکر لی ہی نہیں اس سے کچھ تعرض نہیں کیا بلکہ حسب روایت انجیل اگر کچھ کیا تو اس کی تائید میں کیا اور یہ۔ فرمایا کہ جو قیصر کا حق ہے وہ قیصر کو دو جو خدا کا حق ہے وہ خدا کو دو یعنی دنیوی امور میں قانونِ قیصر ہی کی پابندی کرو۔"

(صدق جدید لکھنؤ۔ ۱۲ صفر ۱۳۶۵ھ بحوالہ اخبار کوثر لاہور ۱۷ فروری ۱۹۴۶ء)

بقیہ:۔ انڈونیشیا صفحہ ۴ سے آگے

"بانڈونگ (ب پ) ۳۰ جولائی نمائندہ پبلک ریلیشن مکرم جمہوروا۔ آ صاحب نے تازہ اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے مسجد "الناصر" (حاجی سفری روڈ) میں نزول القرآن کا جلسہ منعقد کیا۔ اس جلسہ کے سب سے پہلے مقرر جماعت احمدیہ کے مبلغ مکرم میاں عبدالحی صاحب منشی فاضل نے نزول القرآن کی حکمتوں پر ایک نہایت مؤثر اور مدلل تقریر فرمائی۔

"اس کے بعد مکرم حاجی مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ جماعت احمدیہ بانڈونگ نے قرآن کریم کی آیات سے نزول القرآن پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مکرم ایس۔ اے جوینی صاحب صدر جماعت احمدیہ بانڈونگ نے نزول القرآن کی حکمتیں بیان کیں اور آخر میں مکرم راڈن احمد انور صاحب مبلغ جماعت احمدیہ بانڈونگ نے حاضرین سے نزول القرآن کے موضوع پر خطاب کیا۔

(بانڈونگ پوس)

نازنگ منڈی میں تبلیغ احمدیت کے ایمان پرور مناظر

مکرم و محترم چوہدری انور حسین خان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع کی زیر صدارت مورخہ ۲۱ اگست بروز جمعہ بعد نماز مغرب نازنگ منڈی ضلع شیخوپورہ میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے جماعت احمدیہ کے قیام اور بعد افزوں ترقی کا خلاصہ بیان کیا۔ بعدہٗ ۱½ گھنٹہ کے قریب تصاویر کے ذریعہ اس کی تفصیلی پیش کی۔ اس اجلاس میں ۲۰۰ کے قریب مرد و زن غیر از جماعت اور ۱۰۰ احمدی مرد و زن نے شمولیت کی۔ ممالک بیرون میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے ذریعہ مساجد کا قیام اور مبلغین کے ذریعہ اشاعت قرآن مجید کے مناظر سب کے لئے بڑی دلچسپی اور ازدیاد علم و ایمان کا باعث ہوئے۔ سوالات کرنے کی بھی اجازت دی گئی مگر ان مناظر سے حاضرین اتنے متاثر تھے کہ کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ مقامی جماعت کے صدر مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا پر یہ اجلاس برخاست ہوا۔

(صفدر نذیر مربی سلسلہ مرید کے ضلع شیخوپورہ)

اولاد کی تربیت کا ذریعہ

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو ..... پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا"

ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ اور حضور ایدہ اللہ کی ایک خواہش

مجلس انصار اللہ کا ۲۴ واں سالانہ اجتماع اپنی پاکیزہ روایات کے ساتھ مورخہ ۳۰-۳۱ اخاء (اکتوبر) و یکم نبوت (نومبر) ۱۳۶۰ ہش (۱۹۸۱ء) کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

انصار اللہ کے اس سالانہ اجتماع کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

(۱) "میری خواہش ہے کہ پاکستان میں مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اپنے اپنے اجتماع میں شامل نہ ہو۔"

(۲) "میرے دل میں خواہش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ خدام اور انصار کے اجتماعات میں ان کی تمام مجالس شرکت کریں ـــ چاہے ایک مجلس سے ایک ہی نمائندہ کیوں نہ آئے مگر آئے ضرور۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء)

تمام ناظمین، زعماء اعلیٰ اور زعماء سے امید رکھتا ہوں کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے احترام میں سالانہ اجتماع میں مجالس کی سو فیصد نمائندگی کے حصول میں کسی روک کو درخور اعتنا نہ سمجھیں گے اور امسال پاکستان بھر میں ایک بھی مجلس بغیر نمائندگی کے نہ رہے گی۔ انشاء اللہ!

اس سلسلہ میں اگر کسی مجلس کو مالی مشکلات محسوس ہوں تو ایسی مجالس کے بارہ میں فوری طور پر مرکز کو آگاہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(خاکسار۔ مرزا طاہر احمد۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع اطفال پر ہونے والے

علمی و ورزشی مقابلوں میں معیار

حسب سابق اس سال بھی سالانہ اجتماع میں اطفال کے درمیان مسابقت کی روح اجاگر کرنے کے لئے علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوں گے جن میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات دیئے جائیں گے۔

انفرادی مقابلوں میں اطفال کی عمر کے لحاظ سے دو معیار ہوں گے:۔

(۱) معیار صغیر: ۷ تا ۱۱ سال

(۲) معیار کبیر: ۱۲ تا ۱۵ سال

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

اتباع قرآن کے ثمرات

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور ان سب کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں اس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمے کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے۔ خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے"

چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۴، صفحہ ۲۹۵

ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید کی پوری اتباع کرے۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ اسے قرآن مجید کا ترجمہ اور مطالب سے پوری آگاہی ہو احباب کو چاہیئے کہ قرآن مجید پر پورا تدبر کرتے رہیں۔

" ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع انصاراللہ کے موقعہ پر تقریری مقابلے

سالانہ اجتماع انصاراللہ مرکزیہ کے موقعہ پر انشاء اللہ العزیز امسال مندرجہ ذیل عنوانات پر تقریری مقابلہ ہوگا۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی۔
۲۔ حضرت مصلح موعود کی خدمتِ قرآن۔
۳۔ قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے عہد کی تحریکات
۴۔ تربیت اولاد
۵۔ برکاتِ قدرت ثانیہ

ہر مقرر کو ۷ منٹ کا وقت دیا جا سکے گا۔ جو اراکین انصاراللہ حصہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے نام اپنی مجلس کے توسط سے ۳۰ ستمبر تک دفتر انصاراللہ مرکزیہ ربوہ کو ارسال کردیں اس کے بعد کوئی نام قبول نہیں کیا جائے گا۔ حصہ لینے والے اراکین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ بالا عنوانات میں سے کسی ایک پر پوری تیاری کے ساتھ اظہارِ خیال فرمائیں گے۔ مقررین کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں مرکز کو انتخاب کا حق حاصل ہوگا۔

(قائد تعلیم۔ منتظم تقریری مقابلے)

ماہنامہ انصاراللہ

ماہنامہ "انصاراللہ" بابت ماہ ظہور/اگست کا پرچہ جملہ خریداران کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ جن خریداران کو ابھی تک نہ ملا ہو وہ فوری طور پر مرکز میں اطلاع دیں تاکہ ان کو دوبارہ بھجوایا جائے۔

ایسے خریداران جن کا چندہ ماہ ظہور/اگست تک ختم ہو چکا ہے ان کو پرچہ بذریعہ وی۔پی۔پی بھجوایا جا رہا ہے ایسے دوستوں سے درخواست ہے کہ رقم ادا کر کے اپنا وی پی چھڑوا لیں تاکہ جہاں آپ کی خریداری جاری رہے وہاں ماہنامہ کو مالی نقصان بھی نہ ہو۔ آپ کے تعاون کا شکریہ۔

(منیجر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ طاہرہ تبشیر کے نکاح ہمراہ عزیزم میاں مبشر احمد صاحب خالد ابن مکرم میاں غلام احمد صاحب لنگڑیال فیصل آباد کا اعلان مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ نے بتاریخ ۴ ستمبر بروز ہفتہ مسجد مہدی ربوہ میں بعد نماز عصر بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر فرمایا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ فریقین کے لیے باعثِ رحمت و برکت بنائے۔ آمین۔

نور احمد عابد
مومن اسٹیٹس۔ ربوہ

ولادت

۱۔ برادرم رانا صوفی وسیم احمد صاحب آف قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالےٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت "قاسم احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رانا شبیر احمد صاحب پٹواری آف قلعہ کالروالہ کا پوتا اور مکرم رانا محمود احمد صاحب آف کلاس والا ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے احباب جماعت درد دل سے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی خدمت سلسلہ بجا لانے والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(عبدالحمید خاں۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بیٹے سید حفاظت حسین زیدی مقیم OHIO امریکہ کو ۲۳ اگست ۱۹۸۱ء کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ، نومولود میر مہدی حسن مرحوم احمدیہ فرنیچر اسٹور دہلی والوں کا پڑپوتا ہے۔ والدین نے نومولود کا نام ناصر احمد رکھا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی زندگی دے۔ نیک خادم دین اور خاندان کے لیے باعثِ رحمت فرمائے۔ آمین۔

(حاجی سید شرافت حسین ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸)

دُعائے مغفرت

میرے پیارے دوست جمال الدین نور کی والدہ محترمہ بشیر اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری جلال الدین قمر صاحب ٹیکنیکل انجینئر واہ فیکٹری قریباً ۵۵ سال کی عمر میں ایک طویل اور تکلیف دہ بیماری (بور کینسر) کے بعد مورخہ ۲۳ اگست ساڑھے دس بجے رات بمقام گنگارام ہسپتال لاہور اپنے مولائے حقیقی کے حضور پہنچ گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اگلے روز صبح ساڑھے تین بجے میت ربوہ لائی گئی اور اُسی روز مرحومہ (موصیہ) کی تدفین بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ ربوہ کے بہت سارے احباب کے علاوہ بیرون ربوہ احباب نے بھی شرکت کی۔ مرحومہ بڑی صابرہ، شاکرہ، ملنسار، پرہیزگار، متقی اور بڑی ہی سادہ طبیعت رکھنے والی، پابند صوم و صلوٰۃ اور بچوں سے ازحد محبت کرنے والی تھیں۔ اپنی طویل بیماری کے ایام بڑے ہی صبر و سکون سے گزارے۔ آپ مہمان نواز، اچھے عمدہ اخلاق کی مالکہ اور بہت ہی محنتی تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ۹ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کے سامان پیدا فرمائے اور اپنے مقامِ قرب سے نوازے، پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے اور معصوم بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

(ملک الطاف حسین قاسم۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر غربی حلقہ لطیف ربوہ)

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ چند روز سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب مہربانی فرما کر ان کی کامل و عاجل صحت کے لیے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(محمد سعید انسپکٹر بیت المال ریٹائرڈ ۱۴/۴۲ فیکٹری ایریا ربوہ)

خاکسار آجکل ایک ناگہانی مشکل کی وجہ سے سخت پریشان ہے۔ اسی پریشانی کی وجہ سے والدہ صاحبہ بھی بیمار ہو گئی ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد از جلد تمام پریشانیاں دور فرمائے اور اپنے فضل سے سکون عطا کرے۔ آمین۔

(مختار احمد صدیق۔ کارکن بیت المال آمد۔ ربوہ)

میری بیٹی عزیزہ آمنہ ملک بعمر ۴ ماہ سر میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے عرصہ ساڑھے تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اب حالت پچھلے دو تین دن سے زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے احباب کرام سے تہدول سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔

ملک نسیم احمد۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

قائدین متوجہ ہوں

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک دس سالہ پروگرام کا اعلان کیا ہے جس میں حضور نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر بچہ کم از میٹرک ضرور پاس کرے"

قائدین سے گذارش ہے کہ وہ خدام اور والدین کا اکٹھا اجلاس بلا کر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس فرمان پر عمل کرنے کے لیے انتہائی کوشش کریں۔

(مہتمم امورِ طلباء خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رپورٹ سالانہ لجنات

ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ ۱۰ اکتوبر تک بھجوا دے۔ رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہیئے۔ ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

تبصرہ

روح پرور یادیں

نام کتاب: روح پرور یادیں

مؤلف: الحاج مولانا محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ بلادِ عربیہ، انگلستان، مغربی افریقہ، ملائشیا و جزائر فجی۔

سائز: ۲۰×۲۶/۸ ضخامت: ۶۹۶ صفحات

ناشر: محمد لطیف انور امرتسری۔ دارالبرکات ربوہ

آفسٹ طباعت، عمدہ قیمتی سفید کاغذ، قیمت فی نسخہ ۳۵ روپے

زیرِ نظر کتاب "روح پرور یادیں" ـــــ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تبلیغی دورۂ مغربی افریقہ ۱۹۷۰ء کی روح پرور روداد، اور گزشتہ نصف صدی کے دوران پندرہ نامور مبلغین کرام کو تبلیغی میدان میں پیش آنے والے ایمان افروز اور معجزنما واقعات کا بہت حسین و جمیل اور دل کش مجموعہ ہے جسے نامور مبلغ سلسلہ محترم مولانا محمد صدیق امرتسری نے محنت اور عرق ریزی سے بہت دلچسپ انداز میں مرتب کیا ہے۔

مؤلف موصوف اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کی عمر عزیز کا بیشتر حصہ سیدنا حضرت مصلح موعود اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت و زیر نگرانی بلادِ عربیہ، انگلستان، مغربی افریقہ، ملائشیا اور جزائر فجی میں تبلیغ کا فریضہ انجام دینے میں گزرا ہے اور اس طرح آپ کو خدمتِ دین کی غیر معمولی توفیق ملی ہے۔ اس طویل عرصہ میں آپ کو فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے دوران مشرق و مغرب کی اجنبی سرزمینوں اور وہاں کے مختلف النوع اجنبی ماحول میں انتہائی نامساعد حالات میں سے گزرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازا اور نہایت نازک مواقع پر دستگیری فرما کر غلبۂ حق کے غیر معمولی سامان کئے۔ قریباً نصف صدی کے طویل زمانہ پر پھیلے ہوئے ایمان افروز اور معجزانہ واقعات کی یہ روداد اس قدر دلچسپ ہے کہ ایک دفعہ اس کا مطالعہ شروع کرنے کے بعد اسے آخر تک نہ پڑھنا قاری کے لئے ممکن نہیں رہتا۔ مطالعہ کے دوران یہ حقیقت اجاگر ہو کر قلب و ذہن پر نقش ہوتی چلی جاتی ہے کہ اب دینِ حق کا ساری دنیا میں غالب آنا ایک خدائی تقدیر ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کے غیر معمولی سامان کرتا چلا آ رہا ہے۔

فاضل مولف مبلغ سلسلہ ہونے کے علاوہ ایک قادر الکلام دینی شاعر اور بلند پایہ نثر نگار بھی ہیں۔ آپ نے میدانِ تبلیغ میں ہی کارہائے نمایاں سرانجام نہیں دیئے ہیں بلکہ ذہنِ رسا اور قلم کی جولانیاں دکھانے میں بھی حتی المقدور بہت پیش پیش رہے ہیں اور اس طرح آپ نے زبان و قلم سے خدمتِ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے میں اپنی ان صلاحیتوں سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ کا یہ کارنامہ کہ آپ نے میدانِ تبلیغ میں پیش آنے والے نہایت ایمان افروز واقعات کو "روح پرور یادوں" کی شکل میں قلمبند کر کے ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ کر دیا نہ صرف اس زمانہ کے لوگوں کو بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی آپ کا زیرِ بار احسان رکھے گا اور "روح پرور یادوں" کے طفیل وہ خود آپ کی یاد پر محبت اور قبولیت کے پھول نچھاور کرتی رہیں گی۔

یہ روح پرور یادیں اگرچہ خود مولانا موصوف اور بعض دیگر مبلغین کرام سے تعلق رکھتی ہیں تاہم اپنی جماعتی نوعیت اور تاریخی اہمیت کے لحاظ سے ایک قومی امانت تھیں۔ مولانا موصوف مستحق مبارکباد ہیں کہ آپ نے عمر کے اس حصہ میں کہ جب قویٰ میں اضمحلال کی کیفیت رونما ہونے لگتی ہے۔ محنت شاقہ سے کام لے کر یہ امانت بحفاظت قوم تک پہنچا دی اور پہنچانے کا کام کیا بھی اس شکل میں کہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس سے مستفیض ہو سکیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء!

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے موجودہ دور میں عالمگیر بنیادوں پر اشاعت حق کی روداد تاریخ کے نقطۂ نگاہ سے بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ فاضل مولف نے اسے زیرِ نظر کتاب کی شکل میں مدون کر کے اپنے حصہ کا ایسا بنیادی مواد فراہم کر دکھایا ہے کہ جو مستقبل کے مؤرخین کے لئے ایک مستند ماخذ کا کام دے گا اور اس سے استفادہ کر کے ان کے لئے "تاریخِ اشاعت حق" کا ایک اہم باب مدون کرنے کا کام آسان ہو جائے گا۔

الغرض "روح پرور یادیں" ایک اہم تاریخی دستاویز ہے۔ آنے والی نسلیں اور مستقبل کے مؤرخین تو اس سے استفادہ کریں گے ہی، ہم پر، جو اس زمانہ میں سے گزر رہے ہیں جس میں یہ تاریخی دستاویز زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر افادۂ عام کی غرض سے منظرِ عام پر آئی ہے، یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اسے ہاتھوں ہاتھ لیں اور اس سے استفادہ کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور پھر اپنے بچوں کو اس میں درج شدہ ایمان افروز واقعات پڑھنے کی ترغیب دلائیں تاکہ ہم میں اور ہماری اولادوں میں بھی خدمتِ دین کا ایک نیا ولولہ پیدا ہو اور ہمیں غلبۂ حق کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور لیتے چلے جانے کی توفیق ملتی چلی جائے۔

کتاب بہت خوبصورت آفسٹ طباعت، سفید قیمتی کاغذ، صاف ستھری اور روشن تصاویر، نہایت خوبصورت اور مضبوط جلد اور نہایت ہی دیدہ زیب رنگین و دلآویز گرد پوش سے مزین ہے۔ بڑے سائز کے قریباً سات صد صفحات اور اسی کے قریب سادہ و رنگین تصاویر پر مشتمل کتاب کی قیمت صرف ۳۵ روپے فی جلد مقرر کی گئی ہے جو موجودہ گرانی کے پیشِ نظر بہت مناسب بلکہ مارکیٹ کے مروجہ ریٹ سے بہت کم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:۔ بحرِ حکمت کے موتی

مثلاً انسانی روحوں میں ایک قوت عشقی موجود ہے اور گو کوئی انسان اپنی غلطی کی وجہ سے دوسرے سے محبت کرے اور اپنے عشق کا محل کسی اور کو ٹھہرا دے، لیکن عقلِ سلیم بڑی آسانی سے سمجھ سکتی ہے کہ یہ قوت عشقی اس لیے روح میں رکھی گئی ہے تا وہ اپنے محبوبِ حقیقی سے جو اس کا خدا ہے اپنے سارے دل اور ساری طاقت اور سارے جوش سے پیار کرے۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۲۱-۲۲ طبع اوّل)

"خدا نے جو انسان کو اپنی طرف بلایا ہے۔ اس لیے اس نے پہلے سے پرستش اور عشق کے مناسبِ حال قوتیں اس میں رکھ دی ہیں۔ پس وہ قوتیں جو خدا کی طرف سے ہیں خدا کی آواز کو سن لیتی ہیں ..... دراصل تمام انسانی اخلاق الٰہی اخلاق کا ظل ہیں۔ کیونکہ انسانی روح خدا سے ہے، لیکن کمی یا زیادتی یا بداستعمالی کی وجہ سے وہ صفات ناقص انسانوں میں مکروہ صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۲۵)

ضرورت ہے

ایک وٹرنری گریجویٹ کی جنہیں پولٹری فارمنگ اور بیکری کا تجربہ ہو۔ مناسب سنگل رہائش معقول تنخواہ۔

مجید احمد طاہر۔ شاہ نواز لمیٹڈ

ویسٹ وہارف پوسٹ بکس ۴۷۶۶ کراچی نمبر ۲

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

رجسٹرڈ

مشہور دواخانہ

(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

گوجرانوالہ • ربوہ

چوک گھنٹہ گھر بالمقابل ایوان محمود

۷۱ سویٹ ہوم لینڈ اوّل کالونی کراچی نمبر ۲۷

دماغی امراض مثلاً مرگی اور مالیخولیا کے تسلی بخش علاج کے لیے

رجسٹرڈ

دواخانہ حکیم عبدالعزیز

چک چٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴